قُلۡ اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۚ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ (اٰل عمران: 74)

روزنامہ

الفضل لندن

مدیر: ابو سعید

Online Edition

بدھ 16 دسمبر 2020ء | 30 ربیع الثانی 1442ہجری قمری | جلد:2 | شمارہ:297

ارشاد باری تعالیٰ

وَلِکُلٍّ وِّجۡهَةٌ ھُوَمُوَلِّیۡھَا فَاسۡتَبِقُوا الۡخَیۡرٰتِ ؕ اَیۡنَ مَا تَکُوۡنُوۡا یَاۡتِ بِکُمُ اللّٰہُ جَمِیۡعًا ؕ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ

(سورۃ البقرہ آیت: 149)

ترجمہ: اور ہر ایک کے لئے ایک مطمح نظر ہے جس کی طرف وہ منہ پھیرتا ہے۔ پس نیکیوں میں ایک دوسرے پر سبقت لے جاؤ، تم جہاں کہیں بھی ہو گے اللہ تمہیں اکٹھا کر کے لے آئے گا۔ یقیناً اللہ ہر ایک چیز پر جسے وہ چاہے دائمی قدرت رکھتا ہے۔

فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

کیا کوئی ایسا خوش نصیب بھی ہو گا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص خدا کی راہ میں جس نیکی میں ممتاز ہوا اسے اس نیکی کے دروازے سے جنت کے اندر بلایا جائے گا۔ اسے آواز آئے گی، اے اللہ کے بندے! یہ دروازہ تیرے لئے بہتر ہے۔ اسی سے اندر آؤ۔ اگر وہ نماز پڑھنے میں ممتاز ہوا تو نماز کے دروازے سے اسے بلایا جائے گا۔ اگر جہاد میں ممتاز ہوا تو جہاد کے دروازے سے۔ اگر روزے میں ممتاز ہوا تو روزے کے دروازے سے۔ اگر صدقہ میں ممتاز ہوا تو صدقے کے دروازے سے بلایا جائے گا۔ حضورؐ کا یہ ارشاد سن کر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پوچھا، اے اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپؐ پر فدا ہوں جسے اس دروازے میں سے کسی ایک سے بلایا جائے اسے کسی اور دروازے کی ضرورت تو نہیں لیکن پھر بھی کوئی ایسا خوش نصیب بھی ہو گا جسے ان سب دروازوں سے آواز پڑے گی؟ آپؐ نے فرمایا: ہاں اور مجھے امید ہے کہ تم بھی ان خوش نصیبوں میں سے ہو۔

(بخاری کتاب الصوم باب الریان للصائمین)

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحات قلم

انسانوں کے تین طبقات

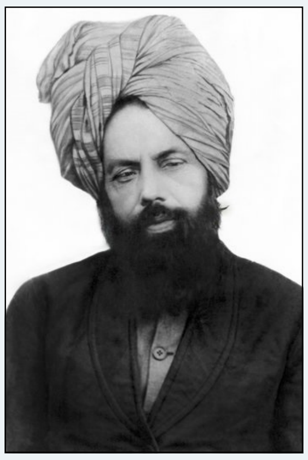

’’اسلام میں انسان کے تین طبقے رکھے ہیں، ظَالِمٌ لِنَفۡسِہٖ، مُقۡتَصِدٌ۔ سَابِقٌۢ بِالۡخَیۡرَات۔

ظَالِمٌ لِنَفۡسِہٖ تو وہ ہوتے ہیں جو نفس امّارہ کے پنجے میں گرفتار ہوں اور ابتدائی درجہ پر ہوتے ہیں جہاں تک ان سے ممکن ہوتا ہے وہ سعی کرتے ہیں کہ اس حالت سے نجات پائیں۔ مُقۡتَصِدٌ وہ ہوتے ہیں جن کو میانہ رو کہتے ہیں۔ ایک درجہ تک وہ نفس امارہ سے نجات پا جاتے ہیں لیکن پھر بھی کبھی کبھی اس کا حملہ ان پر ہوتا ہے اور وہ اس حملہ کے ساتھ ہی نادم بھی ہوتے ہیں۔ پورے طور پر ابھی نجات نہیں پائی ہوتی۔ مگر سَابِقٌۢ بِالۡخَیۡرَات وہ ہوتے ہیں کہ ان سے نیکیاں ہی سرزد ہوتی ہیں اور وہ سب سے بڑھ جاتے ہیں۔ ان کی حرکات وسکنات طبعی طور پر اس قسم کی ہو جاتی ہیں کہ ان سے افعال حسنہ ہی کا صدور ہوتا ہے۔ گویا ان کے نفس امارہ پر بالکل موت آجاتی ہے۔ اور وہ مطمئنہ حالات میں ہوتے ہیں۔ ان سے اس طرح پر نیکیاں عمل میں آتی ہیں گویا وہ ایک معمولی امر ہے۔ اس لئے ان کی نظر میں بعض اوقات وہ امر بھی گناہ ہوتا ہے جو اس حد تک دوسرے اس کو نیکی ہی سمجھتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ کسی کی معرفت اور بصیرت بہت بڑھی ہوئی ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے جو صوفی کہتے ہیں حَسَنَاتُ الۡاَبۡرَارِ سَیِّئَاتُ الۡمُقَرَّبِیۡن۔‘‘

(ملفوظات جلد 8 صفحہ 107 تا 108۔ ایڈیشن 1984)

’’قرآن شریف میں تمام احکام کی نسبت تقویٰ اور پرہیز گاری کے لئے بڑی تاکید ہے۔ وجہ یہ کہ تقویٰ ہر ایک بدی سے بچنے کے لئے قوت بخشتی ہے اور ہر ایک نیکی کی طرف دوڑنے کے لئے حرکت دیتی ہے۔ اور اس قدر تاکید فرمانے میں بھید یہ ہے کہ تقویٰ ہر ایک باب میں انسان کے لئے سلامتی کا تعویذ ہے۔ اور ہر ایک قسم کے فتنہ سے محفوظ رہنے کے لئے حصنِ حصین ہے۔ ایک متقی انسان بہت سے ایسے فضول اور خطرناک جھگڑوں سے بچ سکتا ہے جن میں دوسرے لوگ گرفتار ہو کر بعض اوقات ہلاکت تک پہنچ جاتے ہیں اور اپنی جلد بازیوں اور بدگمانیوں سے قوم میں تفرقہ ڈالتے اور مخالفین کو اعتراض کا موقع دیتے ہیں‘‘۔

(ایام الصلح۔ روحانی خزائن جلد ۱۴ صفحہ ۳۴۲)

فرمان خلیفہ وقت

صحابہ کرامؓ نیکیوں میں بڑھنے میں کس قدر فکر کیا کرتے تھے۔ ایک حدیث سے پتہ لگتا ہے۔ کہ ایک دفعہ مالی لحاظ سے کم اور غریب صحابہؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بڑے شکوے اور شکایت کے رنگ میں عرض کی کہ یا رسول اللہ! جس طرح ہم نمازیں پڑھتے ہیں اسی طرح امراء بھی نمازیں پڑھتے ہیں۔ جس طرح ہم روزے رکھتے ہیں۔ اسی طرح امراء بھی روزے رکھتے ہیں۔ جس طرح ہم جہاد کرتے ہیں اسی طرح امراء بھی جہاد کرتے ہیں۔ مگر یا رسول اللہ! ایک زائد کام وہ کرتے ہیں۔ وہ صدقہ خیرات بھی دیتے ہیں جو ہم اپنی غربت اور ناداری کی وجہ سے نہیں دے سکتے۔ ہمیں کوئی ایسا طریقہ بتائیں جس پر چل کر ہم اس کمی کو پورا کر سکیں۔ آپؐ نے فرمایا تم ہر نماز کے بعد تینتیس دفعہ سُبۡحَانَ اللّٰہ، تینتیس دفعہ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہ اور چونتیس دفعہ اَللّٰہُ اَکۡبَرُ کہہ لیا کرو۔ یہ صحابہؓ بڑے خوش کہ اب ہم بھی امراء کے برابر نیکیوں میں آجائیں گے۔ انہوں نے اس طریق پر عمل شروع کر دیا مگر کچھ دنوں کے بعد امیروں کو، اس طریقۂ عبادت کا بھی پتہ لگ گیا۔ اور انہوں نے بھی اسی طرح تسبیح وتحمید شروع کر دی۔ یہ صحابہ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور شکایت کی کہ ان امراء نے بھی یہ طریق شروع کر دیا ہے۔ اور پھر ہمارے سے آگے نکل گئے ہیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ کسی کو نیکی کی توفیق دے رہا ہے تو میں اس کو کس طرح روک سکتا ہوں۔ تو دیکھیں اس تڑپ کے ساتھ صحابہ نیکیوں میں بڑھنے کے لئے نیکی کرنے کی کوشش کیا کرتے تھے۔ ان میں بڑے بڑے کاروباری بھی تھے، بڑے پیسے والے بھی تھے لیکن اللہ تعالیٰ کا حکم کہ ’نیکیوں میں سبقت لے جاؤ‘ اس حکم پر اس طرح ٹوٹ کر عمل کرتے تھے کہ جس کی کوئی انتہا نہیں ہے۔ پھر دیکھیں اللہ تعالیٰ نے بھی ان کی نیکیوں کی کس طرح قدر کی ہے اور انفرادی اور جماعتی دونوں طرح سے انہیں خوب نوازا۔ تو جیسا کہ اس حدیث میں ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسی کے تحت صحابہؓ امیر ہوں یا غریب نماز، روزہ، جہاد، صدقات ہر ایک نیکی میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرتے تھے۔

(خطبہ جمعہ 10/ ستمبر 2004ء بحوالہ alislam.org)

اس شمارہ میں

- مجاہدین کے نام (منظوم)
- عظیم سجدہ
- تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جاسکتا ہے
- جماعت احمدیہ سُرینام کی مساعی اور خاص اعزاز

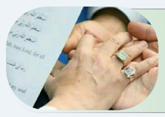

دربارِ خلافت

”تیری عاجزانہ راہیں اسے پسند آئیں“

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

پھر آنحضرت ﷺ کی عاجزی کی ایک اور مثال دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ کے حضور کس طرح عاجزانہ مناجات کرتے ہیں باوجود اس کے کہ آپ کو ہر طرح کی ضمانت اللہ تعالیٰ کی طرف سے تھی، باوجود اس کے کہ آپ کو علم تھا کہ آپ کے پاس شیطان کا گزر نہیں ہوتا جیسا کہ فرمایا کہ میرا تو شیطان بھی مسلمان ہو گیا ہے۔ لیکن پھر بھی کس خوف اور عاجزی سے مانگتے ہیں اللہ تعالیٰ سے۔

روایت ہے کہ حجۃ الوداع کے موقع پر عرفات کی شام میں اس طرح دعا کی کہ:

اے اللہ! تو میری باتوں کو سنتا ہے اور میرے حال کو دیکھتا ہے میری پوشیدہ باتوں اور ظاہر امور سے تو خوب واقف ہے میرا کوئی بھی معاملہ تجھ پر مخفی نہیں میں ایک بدحال فقیر اور محتاج ہی تو ہوں تیری مدد اور پناہ کا طالب، سہما اور ڈرا ہوا اپنے گناہوں کا اقراری اور معترف ہو کر تیرے پاس چلا آیا ہوں۔ میں تجھ سے عاجز مسکین کی طرح سوال کرتا ہوں ہاں تیرے حضور میں ایک ذلیل گناہگار کی طرح زاری کرتا ہوں، ایک اندھے نابینے کی طرح ٹھوکروں سے خوف زدہ تجھ سے دعا کرتا ہوں میری گردن تیرے آگے جھکی ہوئی ہے اور میرے آنسو تیرے حضور بہہ رہے ہیں میرا جسم تیرا مطیع ہو کر سجدے میں گرا پڑا ہے اور ناک خاک آلودہ ہے۔ اے اللہ تو مجھے اپنے حضور دعا کرنے میں بدبخت نہ ٹھہرا دینا اور میرے ساتھ مہربانی اور رحم کا سلوک فرمانا۔ اے وہ جو سب سے بڑھ کر التجاؤں کو قبول کرتا اور سب سے بہتر عطا فرمانے والا ہے میری دعا قبول کر لینا۔

(مجمع الزوائد ھیثمی مطبوعہ بیروت جلد نمبر ۳ صفحہ ۲۵۲)

تو اندازہ کریں کہ ان عاجزانہ دعاؤں کا۔ کیا ہم اس سے کم عاجزانہ دعائیں مانگ کر اللہ تعالیٰ کی بخشش کے طالب ہو سکتے ہیں۔ ہمیں تو بہت بڑھ کر اپنی عاجزی کا اظہار کرنا چاہئے۔ اصل میں تو یہ وہ طریقے ہیں یا اسلوب ہیں جو آنحضرت ﷺ نے دعا کر کے ہمیں سکھائے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم بھی اس اسوۂ حسنہ پر چل کر اسی طرح عاجزی اور انکساری اختیار کرنے والے ہوں۔ پھر حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے کہ اے اللہ میری مدد کر میرے خلاف کسی کی مدد نہ کرنا اور میری نصرت کر اور میرے خلاف کسی کی مدد نہ کرنا، اور میرے حق میں تدبیر کر مگر میرے خلاف تدبیر نہ کرنا اور مجھے ہدایت دے اور ہدایت کو میرے لئے آسان بنا دے اور مجھ پر زیادتی کرنے والے کے خلاف میری مدد کر اے اللہ مجھے اپنا بہت شکر کرنے والا کثرت سے ذکر کرنے والا اور بہت زیادہ ڈرنے والا بنا دے مجھے اپنا بے حد مطیع اپنی طرف انکساری کے سر تسلیم خم کرنے والا بہت نرم دل اور سچے دل سے جھکنے والا بنا دے اے اللہ میری توبہ قبول کر اور میرے گناہوں کو دھو ڈال میری دعا قبول کر اور میری دلیل کو مضبوط بنا دے اور میری زبان کو بہتری بخش اور میرے دل کو ہدایت عطا کر اور میرے سینے کے کینے کو دور کر دے۔

(ترمذی کتاب الدعوات باب فی دعاء النبی ﷺ)

وہ جو داعیان الی اللہ ہیں وہ بھی جب جائیں تو اس دعا کے ساتھ ان کو باہر نکلنا چاہئے۔

پھر فرمایا کہ اے اللہ میں تجھ سے ایسے دل سے پناہ مانگتا ہوں جس میں عاجزی اور انکساری نہیں اور ایسی دعا سے پناہ مانگتا ہوں جو مقبول نہ ہو اور ایسے نفس سے جو کبھی سیر نہ ہو۔ اور ایسے علم سے جو کوئی فائدہ نہ دے میں ان چاروں سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ (ترمذی کتاب الدعوات باب ماجاء فی جامع الدعوات عن رسول اللہ)

تو یہ عاجزی اور انکساری کے وہ چند نمونے ہیں جو آنحضرت ﷺ کی زندگی میں ہمیں نظر آتے ہیں بہت سارے بے شمار واقعات ہیں ان میں سے ہی یہ چند لئے گئے ہیں تو آپ کی زندگی کا تو لحہ لحہ عاجزی اور انکساری میں گزرا باوجود اس کے کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے کل عالم کے لئے نبی مبعوث فرمایا تھا اور آپ خاتم الانبیاء تھے۔ کوئی نبی آپ کے بعد بجز آپ کی سچی اتباع کے اور اطاعت کے آ نہیں سکتا۔ اور اللہ تعالیٰ کے پیار کے نظارے آپ ہر روز دیکھتے تھے لیکن پھر بھی عاجزی کی یہ انتہا تھی جس کی چند مثالیں میں نے دیں۔

اب اس زمانے میں بھی دیکھیں آپ سے وفا اور غلامی کے طفیل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے اس عاجزی کی وجہ سے جو آپ علیہ السلام نے اپنے آقا سے سیکھی تھی پیار کے جلوے دکھائے اور پھر آپ نے اپنی جماعت کو ان اسلوب اور طریقوں کو اختیار کرنے کی تلقین فرمائی۔ جماعت احمدیہ کی اجتماعی ترقی ہو یا ہر احمدی کی

بقیہ صفحہ 3 پر

مجاہدین کے نام

کرنا ہے جس کو پار وہ سرحد قریب ہے
ہمت کرو زمینِ اَب و جَد قریب ہے
ہو نذرِ جاں قبول تو مشہد قریب ہے
بڑھتے چلو کہ منزلِ مقصد قریب ہے

بڑھتے چلو کہ منزلِ مقصد قریب ہے

ہاں ہاں یہ کیا کہ بیٹھ رہا جی کو چھوڑ کر
بھائی خدا کے واسطے ایسا غضب نہ کر
آنکھیں تو کھول، سر تو اٹھا ، دیکھ تو ادھر
قصر مراد کے کلس آتے ہیں وہ نظر

بڑھتے چلو کہ منزلِ مقصد قریب ہے

مومن قدم بڑھا کے ہٹاتے نہیں کبھی
ان کو قضا کے تیر ڈراتے نہیں کبھی
مردانہ وار بڑھتے ہیں سینہ سپر کئے
غازی عدو کو پیٹھ دکھاتے نہیں کبھی

بڑھتے چلو کہ منزلِ مقصد قریب ہے

بڑھتے چلو کہ نصرتِ حق ہے تمہارے ساتھ
اپنے خدا کا ہاتھ دکھا دو خدائی کو
جنت کے در کھلے ہیں شہیدوں کے واسطے
رحمت خدا کی آئے گی خود پیشوائی کو

بڑھتے چلو کہ منزلِ مقصد قریب ہے

کلام حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ
درعدن ایڈیشن 2008 صفحہ 89-90

اداریہ

عظیم سجدہ

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ سورۃ الانعام کی آیت 163 قُلْ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ کی تفسیر میں سورۃ الاعراف کے تعارفی نوٹ میں تحریر فرماتے ہیں:

"یہاں آنحضرت ﷺ کا ذکر ان معنوں میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حضور سب سے عظیم سجدہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا اور اسی نسبت سے تمام بنی نوع انسان کو آپؐ کی اطاعت کا حکم دیا گیا اور رسول اللہ ﷺ کے اس سجدہ کا ذکر گزشتہ سورت کے آخر پر ان الفاظ میں ملتا ہے قُلْ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ پس جس کا سب کچھ اللہ تعالیٰ کے لئے وقف ہوجائے اس کے حضور جھکنا کوئی شرک نہیں بلکہ اس کی اطاعت اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہوگی۔"

(قرآن کریم اردو ترجمہ تعارفی نوٹ سورۃ الاعراف صفحہ 239)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ اس آیت کی تفسیر میں مزید لکھتے ہیں:

"اس سورت (الانعام) کے آخر پر ایک ایسی آیت ہے جو آنحضرت ﷺ کے اپنے رب کے حضور کامل مطیع ہونے کا اس کمال کے ساتھ ذکر کرتی ہے کہ اس سے بہتر ذکر ممکن نہیں اور تمام دنیا کی الٰہی کتب میں اس مضمون کی کوئی آیت موجود نہیں۔ آنحضرت ﷺ کو یہ اعلان کرنے کا ارشاد فرمایا گیا ہے کہ میری نمازیں اور میری سب قربانیاں یعنی صرف اَنعام (چوپائے) کی قربانیاں نہیں بلکہ اپنے دلی جذبات کی قربانیاں اور میری زندگی اور میری موت خالصۃً اپنے اللہ کے لئے وقف ہوچکی ہیں۔"

(قرآن کریم اردو ترجمہ تعارفی نوٹ سورۃ الانعام صفحہ 204)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے ان مندرجہ بالا ارشادات میں ہمارے لئے دو سبق ہیں۔

1. جس طرح آنحضور ﷺ نے اپنی نماز، قربانیاں، زندگی اور موت کو اللہ تعالیٰ کے لئے وقف کرکے اللہ کی خاطر عظیم سجدہ کیا۔ ہمیں بھی آپؐ کی اتباع میں اپنا سب کچھ خدا کے لئے وقف کرکے سجدہ ریز رہنا چاہیے۔
2. آنحضور ﷺ کی اطاعت کریں۔ آپؐ کی اطاعت دراصل اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے۔

ان ہر دو امور کے بارے میں آنحضور ﷺ کی سیرت کے ذکر میں قرآن کریم اور احادیث میں مزید وضاحت ملتی ہے۔ آنحضور ﷺ اپنے خالق اللہ تعالیٰ کی طرف اس قدر جھکتے تھے اور تسبیح وتحمید کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو مجسّم ذکر قرار دیتے ہوئے فرمایا قَدْ أَنْزَلَ اللّٰهُ إِلَيْكُمْ ذِكْرًا (الطلاق:11) کہ اللہ نے تمہاری طرف ایک عظیم ذکر (یعنی محمدؐ) نازل کیا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے سورۃ الحدید کے تعارفی نوٹ میں اس کا ترجمہ یوں کیا کہ یقیناً اللہ نے تمہاری طرف مجسّم ذکر الٰہی رسول نازل کیا۔ (قرآن کریم اردو ترجمہ صفحہ 993-994)

پھر اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو دنیا بھر میں اپنا سب سے بڑا "مسبّحِ اعظم" قرار دیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے سورۃ التغابن کے تعارفی نوٹ میں آیت نمبر 4 کی تفسیر میں تحریر فرمایا ہے۔

"اس سورت میں بھی اللہ تعالیٰ کی تسبیح کا ذکر فرماتے ہوئے یہ بیان کیا گیا ہے کہ زمین و آسمان اور جو کچھ ان میں ہے اللہ کی تسبیح کررہا ہے جیسا کہ سب تسبیح کرنے والوں سے بڑھ کر حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی تسبیح کی۔"

(قرآن کریم اردو ترجمہ صفحہ 1036)

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو قرآن مجید میں مختلف مقامات پر مثالی عبد یعنی عبادت کرنے والا قرار دیا ہے اور سورۃ المزمل میں آپؐ کی نماز تہجد کا ذکر فرما کر آپؐ کے عظیم سجدوں کا ذکر فرمایا ہے۔ آپؐ کی نفلی نمازوں بالخصوص نماز تہجد کی نماز میں رکوع، سجود، قیام اور قعود کی طوالت کا ذکر احادیث میں ملتا ہے۔

ایک دفعہ حضرت سودہؓ کے دل میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ رات کو عبادت کرنے کا شوق پیدا ہوا۔ ان کی باری میں رسول کریم ﷺ جب تہجد کے لئے اٹھے تو یہ بھی آنحضور ﷺ کے ساتھ نماز پڑھنے کھڑی ہوگئیں۔ ان کا جسم بھاری تھا۔ اُدھر آنحضور ﷺ رات کو اکیلے میں لمبی نماز پڑھتے۔ لمبا قیام، رکوع اور طویل سجدے ہوتے تھے۔ اگلی صبح جب حضور ﷺ سے اس نماز کے بارہ میں اپنا تاثر بیان کیا تو بے تکلفی سے یوں کہہ دیا کہ یارسول اللہ ﷺ! میں نے رات آپؐ کے پیچھے نماز پڑھی آپ نے تو اتنا لمبا رکوع کروایا کہ بالآخر میں نے اپنی ناک ہی پکڑ لی کہ جھک جھک کر کہیں نکسیر ہی نہ پھوٹ پڑے۔ آنحضور ﷺ یہ تبصرہ سن کر خوب محظوظ ہوئے۔ (طبقات ابن سعد جزء 8)

غزوہ بدر میں آپؐ کو طویل سجدوں ہی کی حالت میں إِنْ تُهْلِكْ هٰذِهِ الْعِصَابَةَ مِنْ أَهْلِ الْإِسْلَامِ، فَلَا تُعْبَدْ فِي الْأَرْضِ أَبَدًا (مسلم) کے مبارک نتائج سے آگاہ کیا گیا تھا اور مسلمانوں کو فتح عطا ہوئی تھی۔

حضرت عائشہؓ نے آپؐ کی طویل عبادات اور رکوع و سجود دیکھ کر فرمایا تھا کہ جب خدا نے آپؐ کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے ہیں تو اتنے لمبے سجدے کیوں بجالاتے ہیں تب آپؐ نے فرمایا تھا أَفَلَا أُحِبُّ أَنْ أَكُونَ عَبْدًا شَكُورًا (متفق علیہ) کیا میں خدا کا عبد شکور نہ بنوں۔

دوسرا سبق۔ آنحضور ﷺ کی اطاعت اور پیروی کا ہے اور آپؐ کی اطاعت، اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے جیسا کہ فرمایا مَنْ يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللّٰهَ (النساء:81) کہ جو رسول (محمدؐ) کی اطاعت کرے گا اس نے گویا اللہ کی اطاعت کی۔

پھر آپؐ کی اتباع و اطاعت کو محبت الٰہی کے حصول کا ذریعہ قرار دیتے ہوئے فرمایا قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ (آل عمران:32)

کہ اے محمدؐ! تو کہہ دے کہ اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ تم سے محبت کرے گا۔

ایک اور موقع پر آپؐ کی مکمل اطاعت کی برکت سے اللہ تعالیٰ انسان کو صالح، شہید، صدیق اور نبی کا مقام عطا کرسکتا ہے۔ (النساء:70)

ان آیات کی روشنی میں ہم سب پر لازم ہے کہ اپنے پیارے رسول حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ہر ادا اور حرکت اور حکم و ہدایت کی پیروی کریں۔ اس کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنالیں۔ آپؐ جس خشوع وخضوع سے اپنی نمازیں ادا فرماتے، ہمیں بھی اسی خشوع وخضوع کے ساتھ نمازوں کو سجانا چاہیے۔ آپؐ کے سجدوں، رکوع و قیام کی طرح ہمیں اپنے سجدوں، رکوع و قیام کو طول دینا چاہیے۔ تا ہمارا خدا ہم سے محبت کرے۔ اور ہمیں آنحضور ﷺ کو اپنے گھروں میں بسانا چاہیے تا ہم اللہ تعالیٰ کی سزا سے بچ سکیں۔ اللہ تعالیٰ آنحضور ﷺ کو مخاطب ہوکر قرآن کریم میں فرماتا ہے وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ (الانفال:34) کہ اللہ ہرگز ان کو عذاب نہ دے گا جب تک تو اُن میں ہے۔ گویا آنحضور ﷺ تعویز ہیں ان کے لئے جن کے گھروں میں لوگ حضرت محمد ﷺ کو بساتے اور آباد کرتے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے اس مضمون کو یوں بیان فرمایا ہے کہ

"اللہ تعالیٰ رسول اللہ ﷺ کو مخاطب ہوتے ہوئے فرماتا ہے کہ میں اس شہر کو گواہ ٹھہراتا ہوں اُس وقت تک جب تک تو اس میں ہے کہ جب تجھے اس شہر سے نکال دیں گے تو یہ شہر پرامن دینے والا نہیں رہے گا۔"

(قرآن کریم اردو ترجمہ تعارفی نوٹس سورۃ البلد صفحہ 1170)

بقیہ: دربارِ خلافت ...... از صفحہ 2

انفرادی ترقی ہو اس کا راز اب عاجزی دکھانے میں اور عاجز رہنے میں ہی ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہاماً بتایا ہے کہ "تیری عاجزانہ راہیں اُس کو پسند آئیں"۔ (الہام ۱۸ مارچ ۱۹۰۷ء۔ تذکرہ طبع چہارم صفحہ ۵۹۵)

ایک موقع پر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے بارہ میں فرماتے ہیں:

"خدا نے مجھے مخاطب کرکے فرمایا کہ میں تجھے برکت پر برکت دوں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔

سو اے سننے والو! ان باتوں کو یاد رکھو اور ان پیش خبریوں کو اپنے صندوقوں میں محفوظ رکھ لو کہ یہ خدا کا کلام ہے جو ایک دن پورا ہوگا۔ (اور ہم اللہ کے فضل سے ان کو پورا ہوتے بھی دیکھ رہے ہیں)۔ میں اپنے نفس میں کوئی نیکی نہیں دیکھتا اور میں نے وہ کام نہیں کیا جو مجھے کرنا چاہیئے تھا اور میں اپنے تئیں صرف ایک نالائق مزدور سمجھتا ہوں۔ یہ محض خدا کا فضل ہے جو میرے شامل حال ہوا۔ پس اس خدائے قادر اور کریم کا ہزار ہزار شکر ہے کہ اس مشت خاک کو اس نے باوجود ان تمام بے ہنریوں کے قبول کیا۔" (روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۴۰۹، ۴۱۰)

آپؑ اپنے ایک کلام میں، شعروں میں فرماتے ہیں۔

لوگ کہتے ہیں کہ نالائق نہیں ہوتا قبول
میں تو نالائق بھی ہو کر پا گیا درگہ میں بار
تیرے کاموں سے مجھے حیرت ہے اے میرے کریم
کس عمل پر مجھ کو دی ہے خلعتِ قرب و جوار

(خطبہ جمعہ 2/جنوری 2004ء)

☆...☆...☆

مرسلہ: (مولانا سید شمشاد احمد ناصر۔ امریکہ)

تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جاسکتا ہے

ذاتی تجربات کی روشنی میں (قسط 14)

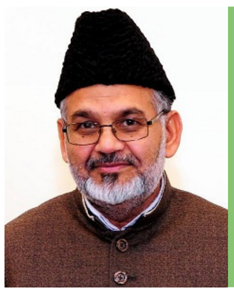

9۔کونٹی کے ناظم اعلیٰ کے دفتر سے فون آیا کہ ناظم اعلیٰ صاحب ایک پریس کانفرنس کر رہے ہیں جس میں انہوں نے آپ کو بھی بلایا ہے۔ چنانچہ خاکسار دو دوستوں کو ساتھ لے کر ناظم اعلیٰ کے دفتر پہنچ گئے۔ پریس کانفرنس کا مقصد یہ تھا کہ عوام کو ہوشیار کیا جائے کہ علاقہ میں جرائم بڑھ رہے ہیں۔ اور خصوصاً مذہبی تنظیموں اور لوگوں کے ساتھ ناروا سلوک کیا جارہا ہے۔

اس پریس کانفرنس میں کونٹی کے ناظم اعلیٰ، چیف آف پولیس اور HATE CRIME کوآرڈینیٹر Mr Baker ایک یہودی مذہبی راہنما، ایک عیسائی اور خاکسار نے پریس کانفرنس سے خطاب کیا۔

خاکسار کا تعارف خود کونٹی کے ناظم اعلیٰ نے کرایا۔ اپنے بیان میں خاکسار نے یہ کہا کہ انسانیت سے پیار اور محبت کیا جائے۔

LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE

اسی ایک طریق سے ہم معاشرہ سے نفرت دور کر سکتے ہیں اور انسان کو انسان کے قریب لاسکتے ہیں۔ اس سلسلہ میں مذہبی لیڈر اہم کردار ادا کریں اور اپنے اپنے لوگوں کو اس پر عمل کرانے کی تلقین کریں۔

پریس کے لوگوں کے بعض سوالات کے جواب بھی خاکسار نے دیئے۔

چیف آف پولیس اور HATE CRIME کے کوآرڈینیٹر مسٹر بیکر جماعت سے پہلے ہی سے کافی متعارف ہو چکے تھے اور مسجد بیت الرحمان تشریف لاچکے تھے اور جو پرابلم ہمیں 11/ستمبر کے سانحہ کے بعد پیش آئے اُن سے وہ اچھی طرح متعارف تھے انہوں نے پریس کو اپنی بریفنگ میں ہماری مسجد کے حوالہ سے ذکر کیا۔

دو اخباروں نے ان کے حوالہ سے اپنے اخباروں میں لکھا اور ایک اخبار نے خاکسار کے حوالہ سے اپنے اخبار میں خبر دی۔

یہ پریس کانفرنس منٹگمری کونٹی کے لوکل چینل پر پوری کی پوری کئی مرتبہ دکھائی جاچکی ہے۔ اس کے علاوہ دیگر لوکل TV پر بھی مختصراً آچکی ہے۔

یہاں پر موجود ایک TV چینل والوں کو خاکسار نے کہا کہ آپ ہماری مسجد میں بھی تشریف لائیں چنانچہ کانفرنس کے ختم ہونے کے فوراً بعد ہمارے پہنچنے سے پہلے ہی وہ مسجد آچکے تھے اور مسجد بیت الرحمان کے فوٹو اور پوز لیتے رہے۔ چنانچہ شام کی خبروں میں انہوں نے ہماری مسجد کے حوالہ سے خبر پڑھی۔ مسجد کے باہر جو بڑا بینر لگا ہوا ''محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں'' کی تصویر بھی نمایاں طور پر دکھائی۔ غیر از جماعت دوستوں نے بھی اس خبر کو TV پر دیکھ کر ہمیں اطلاع دی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

10۔منٹگمری کونسل ممبرز کی ہر ماہ میٹنگ ہوتی ہے۔ جس میں مختلف مذاہب کے لیڈر آکر میٹنگ کے شروع میں دعا کراتے ہیں۔ چنانچہ خاکسار کو بھی اس کے لئے دعوت ملی۔ اس موقعہ پر چیف آف کونسل نے خاکسار کا جماعت احمدیہ اور مسجد بیت الرحمان کے حوالہ سے تعارف کرایا یہ پروگرام LIVE لوکل چینل پر دکھایا گیا۔ اس کے بعد بھی 2 مرتبہ TV پر دکھایا گیا۔

11۔ اوپر ایک پینل ڈسکشن کا ذکر کیا تھا جو TV پر دکھایا گیا اس میں ایک یہودی ربائی مائیکل فیش بیک بھی تھے۔ خاکسار نے انہیں مسجد دیکھنے کی دعوت دی۔ چنانچہ وہ مسجد آئے، انہیں نمائش بھی دکھائی گئی۔ تراجم قرآن اور اسلامی لٹریچر بھی، انہوں نے حضور انور کی عیسائیت کے بارے میں جو کتاب CHRISTIANITY A JOURNEY FROM FACT TO FICTION بڑے غور سے اور دلچسپی کے ساتھ دیکھی۔ اور لینے کی خواہش کا اظہار کیا اور کہنے لگے کہ اس میں ضرور یہودیوں کا بھی ذکر ہوگا۔ چنانچہ اس کتاب کے ساتھ اور کتب بھی لے گئے۔

12۔ یہ واقعہ جو لکھنے لگا ہوں دلچسپی سے خالی نہ ہوگا۔ میں اچانک کسی کام کے سلسلہ میں مسجد کے دفتر سے باہر نکلا تو باہر پارکنگ لاٹ کے قریب کچھ لڑکیوں کو بھاگتے دیکھا۔ میں بھی قدرے تیز تیز چل کر پہنچا وہ جلدی سے گاڑی میں بیٹھ کر گاڑی سٹارٹ کر کے جانے ہی لگی تھیں میں نے راستہ روک لیا۔

اُن کا سانس پھولا ہوا تھا۔ رنگ زرد پڑ گیا تھا۔ عجیب قسم کے سفید لباس میں ملبوس تھیں اوپر سے لے کر پاؤں تک ڈھکا ہوا تھا۔ جس طرح خلا میں جانے والوں کا ہوتا ہے۔ میں نے انہیں روکا تو بڑی مشکل سے اُن کی آواز نکلی جو سمجھ بھی نہ آئی۔ خاکسار نے اُن سے کہا کہ آپ ڈرو نہیں، ہم مسلمان ایسے نہیں ہیں جو تم سمجھ رہی ہو۔ اپنی طرز اور سمجھ میں وہ پردہ کر کے آئی تھیں اور چوری چھپے اپنے سکول کے پراجیکٹ کے لئے مسجد کی تصویریں اور ویڈیو کیمرہ سے فلم بنارہی تھیں۔ خاکسار نے انہیں کہا آپ مسجد کے اندر آئیں مسجد دیکھیں اپنی ویڈیو مکمل کر لیں۔ کوئی سوالات ہوں تو وہ بھی کر لیں۔

بڑی مشکل سے انہیں یقین آیا کہ انہیں قید نہیں کیا جائے گا۔ اور نہ ہی کوئی سزا دی جائے گی۔ چنانچہ وہ مسجد آئیں مسجد میں موجود دوستوں کو میں نے اُن کے اس واقعہ کے بارے میں بتایا سب دوست ہنسے، سب سے پہلے سوال و جواب کے سلسلہ میں میں نے پوچھا آپ لوگوں کے اس طرح کے لباس پہن کر آنے اور پھر اس طرف بھاگنے کی کیا وجہ تھی؟

وہ کہنے لگیں کہ ہم تو عیسائی ہیں۔ سکول کا پراجیکٹ تھا جو کہ تھا بھی بہت ضروری کہ مسجد میں جائیں اور فلم بنائیں اور پوری کلاس کو سمجھائیں۔

لیکن مسلمانوں نے جو عورتوں کے ساتھ سلوک کیا ہے یا کرتے ہیں (انہوں نے افغانستان اور سعودی عرب کی عورتوں کے بارے میں حوالہ دیا جو وہاں عورتوں سے سلوک کیا جاتا ہے) کے حوالہ سے بتایا کہ انہوں نے TV پر بہت سی خبریں دیکھی ہیں جس سے انہیں یہ احساس ہے کہ آپ لوگ عورتوں کے ساتھ برا سلوک کرتے ہو۔ نیز سر سے لے کر پاؤں تک پردہ کراتے ہو اور جو نہ کریں انہیں مارتے اور قید بھی کر دیتے ہو وغیرہ۔

یہ سن کر دل میں اناللہ وانا الیہ راجعون پڑھا۔ سخت شرمندگی بھی محسوس ہوئی کہ مسلمانوں نے خود اسلام کو بدنام کرنے میں کسر نہیں چھوڑی بہر کیف ان پانچ طالبات کے سوالوں کے جواب دیئے گئے۔ تواضع کی گئی۔ لٹریچر بھی دیا گیا چنانچہ وہ خوش ہو کر واپس لوٹیں۔ الحمد للہ۔

13۔ یونی ٹیرین چرچ کی ایک پادری اپنے 90 لوگوں کو مسجد بیت الرحمان دکھانے کے لئے لائیں۔ اس کا پروگرام ہم نے پہلے سے بنایا ہوا تھا۔ ان سب کو ڈنر بھی پیش کیا گیا مسجد اور نمائش بھی دکھائی گئی۔ اس کے بعد تقاریر ہوئیں۔ پادری نے اپنے عقائد اور مذہبی رسومات کے بارے میں بتایا۔ خاکسار نے اسلام میں توحید کا نظریہ اور دیگر تعلیمات و عقائد کے بارے میں بیان کیا۔ بعد میں بڑے عمدہ رنگ میں سوال و جواب بھی ہوئے۔

14۔ کولمبیا یونین کالج کا پہلے بھی ذکر ہوا ہے۔ اس کے ایک اور پروفیسر اپنے 12 طلباء کو لے کر شام 7½ بجے آئے یہ ایک گھنٹہ کا پروگرام تھا مگر 9½ بجے واپس گئے۔ سوال و جواب دلچسپ رہے۔ 11/ستمبر کے حوالہ سے جہاد کے بارے میں اسلامی نظریہ اور اس قسم کے متعلقہ سوالات ہوتے رہے۔ اس طرح ان طلباء کی اسلام کے بارے میں غلط فہمیوں کے ازالہ کی توفیق ملی۔ لٹریچر بھی ساتھ لے کر گئے۔ الحمد للہ۔

15۔منٹگمری کونٹی کے رفاہی ادارے کی طرف سے دعوت نامہ موصول ہوا۔ چنانچہ خاکسار مکرم اقبال خان صاحب، امجد صاحب، اسلم پرویز اور چند دوستوں کے ساتھ اس میٹنگ میں شامل ہوا۔ یہاں پر جماعتی تعارف اور جماعت جن جن رفاہی کاموں میں حصہ لے رہی ہے بتانے کا موقع ملا۔ اس میٹنگ میں بھی علاقہ کے 10 پادری صاحبان اور مذہبی لیڈر شامل تھے اُن سب کو جماعت امریکہ کا احمدیہ گزٹ، مسجد بروشر اور عائشہ میگزین دیا گیا (عائشہ میگزین لجنہ اماء اللہ یو ایس اے کی پبلیکیشن ہے)

16۔ کمیونٹی کونسل کی طرف سے بھی ایک دعوت نامہ موصول ہوا خاکسار جماعت کے دوستوں کو ساتھ لے کر اس میں شریک ہوا۔ یہاں پر 30 کے قریب غیر مسلموں سے تعارف کا موقعہ ملا۔ اور لٹریچر بھی دیا گیا۔

17۔ 2001ء دسمبر میں کونٹی ایگزیکٹیو (کونٹی کے ناظم اعلیٰ) نے مسجد بیت الرحمان میں سالانہ دعائیہ تقریب کا اہتمام کیا تھا۔ اور اس میں مذہبی لیڈروں اور عوام کو دعوت نامہ بھی انہوں نے ہی بھجوایا تھا۔ ایک سکول کے 60 کے قریب طلباء بھی شامل ہوئے تھے۔

چنانچہ ان مذہبی لیڈروں اور سکول کے طلباء کی تصاویر بھی احمدیہ گزٹ میں رپورٹ کے ساتھ شائع کی گئی تھی۔ جب ناظم اعلیٰ کو یہ احمدیہ گزٹ بھجوایا گیا تو ان کے سیکرٹری کی طرف سے فون آیا کہ کونٹی کے ناظم اعلیٰ کی طرف سے ایک توشکریہ قبول کریں نیز اس پبلیکیشن یعنی احمدیہ گزٹ کو باقاعدگی کے ساتھ ہمارے دفتر میں بھجوایا کریں اس سے اسلام کے بارے میں ہمیں اچھی انفارمیشن ملتی رہیں گی۔ اسی طرح سکول میں ایک کاپی ارسال کی گئی تھی انہوں نے مزید 8 کاپیاں احمدیہ گزٹ کی منگوائیں۔

18۔مسٹر ٹیڈ ڈوور کا ذکر اوپر گذر چکا ہے۔ انہوں نے 9/جون کو اپنے چرچ میں ہمارے ساتھ ایک پروگرام رکھا تھا یہ اتوار کا دن تھا اور ان کی عبادت کا بھی۔ چنانچہ ان کی عبادت کے دو سیشن تھے ایک صبح 9 بجے اور ایک 11 بجے ہر دو میں شمولیت کا موقع ملا اور جماعت کے 6 افراد بھی ساتھ تشریف لے گئے تھے۔

پادری TED DURR نے اپنی تقریر میں 11/ستمبر کے واقعہ کا ذکر کیا نیز مسجد بیت الرحمان میں آکر تقاریر سننے کا ذکر بھی کیا۔ اپنی تقریر میں انہوں نے حاضرین کو سمجھایا کہ جب متشدد قسم کے مسلمانوں نے تہذیب یافتہ دنیا کے خلاف جہاد کا اعلان کیا تو ہم امید کر رہے تھے۔ کہ اس کے خلاف کون سے امن پسند مسلمان ہیں جو آواز اٹھائیں گے اور ان لوگوں کو چیلنج کریں گے جو قرآن کے معانی کو غلط جامہ پہنا کر اپنے مفادات کے لئے استعمال کر رہے ہیں۔

انہوں نے حاضرین کو بتایا کہ ہمیں وہ مسلمان مل گئے ہیں، ہمارے ہمسایہ میں یہ کام جماعت احمدیہ کر رہی ہے۔ کیونکہ انہوں نے حال ہی میں ایک کتابچہ اس عنوان پر شائع کیا ہے کہ JIHAD AND WORLF PEACE

پادری محترم نے اس کتابچہ سے کئی اقتباسات پڑھ کر سنائے اور بتایا کہ اس کتابچہ میں قرآن سے جو ریفرنس دیئے گئے ہیں انہوں نے وہ سارے خود چیک کئے ہیں جو کہ درست ثابت ہوئے ہیں انہوں نے سب حاضرین کو اس کتابچہ کے پڑھنے کی تلقین کی۔ (اُن کی تقریر کا یہ حصہ لف ہذا ہے) یہ کتابچہ اس وقت سب کو دستیاب کر دیا گیا تھا۔ ہم ایک بڑی تعداد میں ساتھ لے کر گئے تھے۔

ہر دو سیشن کی حاضری 350 کے قریب تھی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

19۔ یونائیٹڈ چرچ آف کرائسٹ کا ذکر بھی ہو چکا ہے۔ انہوں نے بھی 9/جون کو ہمیں اپنے چرچ میں دعوت دی تھی۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے وہاں پر بھی اسلامی تعلیم بیان کرنے کی توفیق ملی نیز ہر دو مذکورہ چرچ کے احباب کو جلسہ سالانہ امریکہ میں شامل ہونے کی دعوت بھی دی گئی جو کہ 28-29 اور 30/جون کو مسجد بیت الرحمان میں ہونا تھا۔ اس چرچ میں بھی حاضری 100 کے قریب تھی۔ دونوں جگہ سوال و جواب بھی ہوئے تھے۔

20۔ مسٹر چرڈ کو اسکی کا ذکر بھی پہلے ہو چکا ہے ان کو اور ان کے چرچ کے لوگوں کو جلسہ سالانہ امریکہ میں شمولیت کا جب دعوت نامہ دیا گیا تو یہ مجھ سے ملنے آئے کہنے لگے کہ اصل بات یہ ہے کہ جب میں پہلی مرتبہ آپ کی مسجد میں آیا تو خوف محسوس کر رہا تھا۔ پھر دوسری مرتبہ آیا تو زیادہ اچھا لگا اور خوف کم ہوا۔ اب تیسری مرتبہ آیا ہوں تو بالکل دوستانہ ماحول میں ہوں۔ وہ کہنے لگے کہ میرے یہ سب کچھ بتانے کا مقصد یہ ہے کہ جب میری یہ حالت ہے تو میرے چرچ کے لوگوں کی یا عام لوگوں کی کیا کیفیت ہوگی۔ لوگ مسجد آتے ہوئے خوف اور جھجک محسوس کرتے ہیں۔ میں نے کہا اس کا تو بڑا اچھا علاج ہمارے پاس ہے، وہ کہنے لگے کہ کیا میں نے کہا کہ جلسہ سے پہلے ہم آپ کے لوگوں کی مسجد میں دعوت کرتے ہیں چنانچہ 16/جون کو یہ اپنے چرچ کے 110 لوگ لے کر ہماری مسجد بیت الرحمان میں تشریف لائے۔ ہم نے سب کو پہلے لنچ پیش کیا۔ جو سب نے بہت پسند کیا پھر ایک سوال و جواب کی مجلس منعقد کی گئی۔ خاکسار نے حاضرین کو مسجد بیت الرحمان کے بارے میں بتایا نیز اسلام کی امن کے بارے میں تعلیم کو پیش کیا۔ مذہبی رواداری کے واقعات سنائے اور پھر سوالوں کے جواب دیئے۔ الحمد للہ کہ اس طرح ان لوگوں کے اسلام کے بارے میں غلط فہمیوں کو دور کرنے کی توفیق ملی۔ انہوں نے بھی شکریہ کا خط لکھا جو لف ہذا ہے۔

خاکسار یہاں پر دعا کی خاطر کچھ دوستوں کا ضروری طور پر ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ کہ انہوں نے نہ صرف یہ کہ ہمیشہ ساتھ دیا بلکہ پورا پورا تعاون بھی کیا اور سب سے بڑھ کر یہ کہ جب بھی کوئی تبلیغی موقعہ ہوا انہوں نے ضیافت کا حق بھی خوب ادا کیا۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

ان کے نام درج ذیل ہیں۔

مکرم چوہدری امجد صاحب، مکرم چوہدری اسلم پرویز صاحب، مکرم چوہدری مشتاق صاحب، مکرم سید آفتاب علی شاہ صاحب، مکرم اقبال خان صاحب، مکرم محمود احمد بھٹی صاحب، مکرم ملک رفیق صاحب، مکرم عثمان چوہدری صاحب، مکرم ناصر احمد صاحب، مکرم نسیم عارف صاحب، مکرم طارق بھٹی صاحب۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزا دے۔ آمین

خاکسار مکرم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کے لئے بھی دعا کی تحریک کرتا ہے کہ جنہوں نے سانحہ 11/ستمبر کے فوراً بعد خاکسار کو بلا کر راہنمائی کی اور پھر حوصلہ افزائی فرماتے رہے اور جب بھی بیماری کے دوران ان سے ملنے گیا انہوں نے ہمیشہ ہی ان رابطوں کے بارے میں پوچھا۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور اعلیٰ علیین میں جگہ دے۔

مکرم ڈاکٹر احسان اللہ ظفر صاحب جو اُس وقت امیر جماعت امریکہ تھے نے بھی مکرم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کی بیماری کے دوران اور بعد میں بھی راہنمائی فرماتے رہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا کرے۔ آمین

خاکسار نے یہ رپورٹس مکرم ایڈیشنل وکیل التبشیر صاحب لندن کی خدمت میں بھی بجھوائی تھیں۔

اس سلسلہ میں ایک اور رپورٹ پریس کوریج اور 9/11 کی ہر سال کی برسی کے موقعہ پر یہاں کی حکومت اور دیگر تنظیموں میں جو تقاریب ہوئیں ان میں شامل ہو کر کس طرح ہماری خبروں کو پریس میں کوریج ملی اور کس طرح اسلام کی صحیح تعلیمات کا پرچار کیا گیا اور اسلام کے بارے میں لوگوں کی غلط فہمیوں کا کس طرح ازالہ کیا گیا پیش ہے:

اس سلسلہ میں سب سے اہم بات یہ ہے کہ جب ہر سال حکومتی سطح پر 9/11 منایا جاتا رہا اس وجہ سے دیگر مذہبی اور سیاسی تنظیمیں بھی نہ صرف اس میں شامل ہوئی ہیں بلکہ ان کی کوشش یہ ہوتی تھی کہ وہ خود بھی اس برسی کو منائیں۔ میں نے تو ایک دفعہ کہہ دیا تھا کہ جوں ہی 9/11 کا زخم مندمل ہونے لگتا ہے اگلے سال آپ پھر اس کو کھرچنے کی کوشش کرتے ہو اور زخم کو دوبارہ تازہ کر دیتے ہو۔ جس سے پھر مسلمانوں کے خلاف ابال پیدا ہونا شروع ہو جاتا ہے اور متشدد قسم کے لوگ پھر بے جا حرکتیں کرنے لگ جاتے ہیں اور اسلام کو نشانہ بنایا جاتا ہے۔ لیکن یہ سب کچھ ہمارے لئے اس طرح بہتر ہو جاتا تھا کہ تبلیغ کی راہیں کھل جاتی تھیں اور لوگوں میں جو اسلام اور آنحضرت ﷺ کی ذات مقدس کے بارے میں شکوک وشبہات ہوتے تھے یا انہوں نے سنی سنائی باتوں پر یقین کیا ہوتا تھا کہ مسلمان دہشت گرد ہوتے ہیں جیسا کہ ہائی سکول کی طالبات کا واقعہ خاکسار پہلے درج کر چکا ہے۔ ان کو دور کرنے کا موقع مل جاتا تھا اور یہی آگے ان چند سطور میں پیش کیا گیا ہے۔

1۔ 11 ستمبر 2002ء کو واشنگٹن کی ایک یونیورسٹی ڈسٹرکٹ آف کولمبیا کے صدر، نائب صدر، سیکرٹری اور دیگر ممبرز آف سٹاف نے یونیورسٹی کے سامنے ایک لان میں Inter Faith Prayer کا انتظام کیا۔ جس میں انہوں نے مختلف مذاہب کے مذہبی لیڈرز کو دعائیں کرنے کے لئے بلایا۔ جماعت احمدیہ کے بارے میں انہوں نے ایک اخبار سے ہماری خبر پڑھی اور ہمیں بھی اس پروگرام میں شامل ہونے کی دعوت دی۔ اپنی باری آنے پر خاکسار نے قرآنی آیات اور دعائیں پڑھیں نیز موقعہ کی مناسبت سے اسلام کی مذہبی رواداری اور پرامن مذہب ہونے کے بارے میں بیان کیا۔ میٹنگ کے اختتام پر صدر نے خاص طور پر شکریہ ادا کیا اور پھر لوگوں کو مزید اسلام کے بارے میں متعارف کرانے کا موقع ملا۔ خاکسار لٹریچر بھی ساتھ لے کر گیا تھا جو یونیورسٹی کے صدر، نائب صدر اور پروفیسر صاحبان کو دیا گیا، عوام الناس نے اور طلباء نے بھی دلچسپی لی اور سوالات پوچھے انہیں بھی لٹریچر دیا گیا۔ اس موقعہ پر 300 سے زائد حاضری تھی۔

2۔ مسجد بیت الرحمن میں بھی 11 ستمبر 02ء کی شام کو ایک دعائیہ تقریب کا اہتمام کیا گیا۔

اس سلسلہ میں 25 مذہبی تنظیموں سے رابطہ کیا گیا اور انہیں اس تقریب میں شامل ہونے کی دعوت دی گئی چنانچہ 16 نے ہماری دعوت کو قبول کیا۔ دوسروں نے معذرت کی کہ اس دن خود ان کے ہاں دعائیہ تقریب ہے لیکن بعض مذہبی لیڈروں اور لوگوں نے ہماری تقریب میں بھی شرکت کی اور اپنے اپنے پروگراموں میں بھی شامل ہوئے اور کچھ لوگ ہمارے پروگرام میں بھی شامل ہوئے اور دیگر مذاہب کے پروگراموں میں بھی شرکت کی۔ اس کے لئے ہم نے ایک پریس ریلیز بھی تیار کیا جسے اخبارات میں بھجوایا گیا۔ چنانچہ علاقہ کے 3 اخبارات (ایک نیشنل، ایک ریجنل اور ایک لوکل) نے 11 ستمبر سے قبل انٹرویوز لئے اور 10 ستمبر کی اشاعت میں شامل کئے ایک لوکل اخبار «The Gazette» نے تو ایک ہی اشاعت میں 2 انٹرویوز شامل اشاعت کئے الحمد للہ۔ ایک اشتہار بھی اس دعائیہ تقریب کا انہوں نے خود ہماری طرف سے شائع کیا۔

اس دعائیہ تقریب کا ایک بہت بڑا بینر مکرم کلیم اللہ خان آف میری لینڈ نے بنایا جسے مسجد بیت الرحمٰن کے باہر Fence پر لگایا گیا اور 3 طرفہ ٹریفک جسے آسانی کے ساتھ پڑھ سکتی تھی اس میں لوگوں کو اس تقریب میں شامل ہونے کی دعوت دی گئی تھی۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ Working Day تھا پھر بھی لوگوں نے بہت دلچسپی لی اور ایک محتاط اندازے کے مطابق 225 غیر مسلم اس تقریب میں شامل ہوئے۔ الحمد للہ

اس موقعہ پر مختلف مذاہب کے 21 سپیکرز تھے جنہوں نے اپنے اپنے مذہبی کتب سے امن کے لئے دعائیں کیں ہر سپیکر کو 3 سے 4 منٹ دیئے گئے تھے۔

خاکسار نے تقریب کے آغاز میں تلاوت قرآن کریم کے بعد Welcome ایڈریس پیش کیا جس میں انسانیت سے پیار اور انسانیت کے نام پر متحد ہونے کی تلقین کی۔ نیز صاف دل اور پاک دل ہو کر بغیر کسی تعصب کے، دشمنی کے، دعائیں کرنے کی تلقین کی۔ نیز اس سلسلہ میں اسلامی تعلیم کی وضاحت کی گئی۔

تمام مہمانوں کو تقریب سے قبل ہی کھانا بھی پیش کیا گیا جسے سب نے بہت پسند کیا۔ زیادہ تر سپیکرز عیسائیوں کے مختلف چرچوں کے پادری تھے۔ اس کے علاوہ 2 یہودی ربائی، ایک بدھ مت اور ایک سکھ ازم نیز ہمارے علاوہ مسلمانوں کے بھی 2 سپیکرز تھے۔

منٹگمری کونٹی کے ناظم اعلیٰ کو بھی شمولیت کی دعوت دی گئی تھی انہوں نے اپنا نمائندہ اس کے لئے بھجوایا۔

کیمونٹی منسٹری آف راکولس اور کیمونٹی منسٹری آف منٹگمری کونٹی نے بھی اپنے اپنے نمائندے بھجوائے۔

2 عیسائی پادری جو اپنے چرچوں میں تقاریب کی وجہ سے ہمارے ہاں شامل نہ ہو سکے لیکن معذرت کے ساتھ ساتھ انہوں نے ای میل کے ذریعہ ہماری تقریب کا پروگرام اپنے لوگوں تک پہنچایا۔

تقریب کے آخر میں مکرم ڈاکٹر لئیق احمد صاحب صدر جماعت میری لینڈ نے حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔

مذہبی لیڈروں نے اور انفرادی طور پر بعض لوگوں نے بذریعہ فون اور خطوط بھی جماعت کا شکریہ ادا کیا اور تقریب سے متعلق اپنے تاثرات بجھوائے۔ اللہ تعالیٰ کے خاص فضل سے یہ پروگرام ہر لحاظ سے بہت کامیاب رہا۔

مکرم امجد چوہدری صاحب، مکرم اقبال خان صاحب، مکرم اسلم پرویز

صاحب نے اپنی ٹیم کے ساتھ بہت محنت سے کام کیا اللہ تعالیٰ ان کو احسن جزا دے۔ آمین

ایک شخص Mr.Stephen D.Murphy نے شکریہ کا خط لکھا اور اپنے چرچ کے دوسرے لوگوں کو بذریعہ ای میل اپنے تاثرات بھی بھجوائے جس میں انہوں نے ہمارے متعلق لکھا:

’’کہ آپ لوگوں کی گرمجوشی، محبت اور مہمان نوازی آپ کے مذہب کی کھلی کھلی تعلیم کے نتیجہ میں تھی۔ میں آپ سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں جو مفید لٹریچر اس موقعہ پر آپ نے ہمیں مہیا کیا۔

اپنے لوگوں کو انہوں نے لکھا کہ اگر چہ 11 ستمبر کی شام کو میں نے چرچ میں جانے کا پروگرام بنایا تھا لیکن میرے ایک دوست نے مجھے بتایا کہ ایک مسجد بیت الرحمٰن میں جو جماعت احمدیہ کی مسجد ہے میں بھی دعائیہ تقریب ہے۔ اس سے قبل ہمیں کسی مسلمانوں کی مسجد میں جانے کا اتفاق نہ ہوا تھا۔ اس لئے ہم نے اس موقعہ کو غنیمت جانا اور چرچ کی دعا میں شامل ہونے کی بجائے مسجد کی دعائیہ تقریب میں شامل ہوا۔ یہ بہت ہی متاثر کن اور دل پر اثر کرنے والی میٹنگ تھی۔ جماعت احمدیہ کے لوگوں نے ہمارا بڑا گرمجوشی کے ساتھ استقبال کیا۔ یہ ہمارے لئے نہ صرف خوشی بلکہ اعزاز تھا کہ ہم اس تقریب میں شامل ہوئے۔‘‘

ایک عیسائی خاتون Mrs.Kathy نے شکریہ کے خط میں لکھا:

’’میں ذاتی طور پر آپ سب کا شکریہ ادا کرنا چاہتی ہوں اس قسم کی میٹنگ کا اہتمام بہت زیادہ محنت چاہتا ہے، مجھے اس سے قبل کبھی بھی کسی مسجد میں جانے کا اتفاق نہیں ہوا اور نہ ہی اس سے قبل مختلف مذاہب کے لوگوں کو سننے کا موقع ملا سوائے اپنے کیتھولک پادریوں کے یہ موقعہ میرے لئے بہت اچھا تھا کہ میں آپ لوگوں سے ملی اور کمیونٹی کے دوسرے مذاہب کے لوگوں سے آپ کی مہمان نوازی کا بہت شکریہ۔‘‘

ایک اور عیسائی خاتون نے لکھا: ’’میں اور میرا خاوند مسجد بیت الرحمٰن میں دعائیہ تقریب میں شامل ہوئے تھے اس اجتماع میں مختلف مذاہب کے لوگوں کو دیکھ کر دل بہت متاثر ہوا۔ اور یہ احساس ہوا کہ ہم سب خدا کے بندے ہیں۔ خواہ کسی طریقے سے بھی ہم عبادت کریں۔ ہم آپ کی مہمان نوازی کے بھی شکر گزار ہیں۔‘‘

3۔ یونائیٹڈ میتھوڈسٹ چرچ والوں کے ساتھ بھی ہمارا رابطہ ہوا تھا۔ اس چرچ کی ایک فیملی مسجد بیت الرحمٰن کی ہمسائیگی میں ایک میل سے کم فاصلے پر رہتی ہے۔ یہ ہماری 11 ستمبر کی دعائیہ تقریب میں بھی شامل ہوئے تھے انہوں نے اپنے گھر چرچ کے 18 ممبرز بلائے ہوئے تھے ہمیں بھی اس میں بلایا گیا تھا۔ پروگرام ایک گھنٹہ کا تھا جس میں اسلام کا تعارف اور سوال و جواب ہونے تھے۔ پروگرام اس قدر دلچسپ رہا کہ ایک گھنٹہ کی بجائے 2½ گھنٹے صرف ہوئے۔ خاکسار نے اسلام کے تعارف پر 15 منٹ تقریر کی۔ پھر سوال و جواب ہوئے۔ انہوں نے Understanding Islam اور جہاد کے بارے میں بھی ہمارا لٹریچر لیا۔ سوال و جواب کی مجلس میں بھی جہاد کا موضوع زیر بحث آیا۔ الحمد للہ اس طرح اسلام کے بارے میں غلط فہمیوں کے ازالے کی توفیق ملی۔

4۔ ایک یہودی مسٹر ڈیوڈ نے بذریعہ فون ہم سے رابطہ کیا۔ یہ بھی ہماری 11 ستمبر کی دعائیہ تقریب کی میٹنگ میں شامل ہوئے تھے۔ انہوں نے ہمیں اپنی عبادت گاہ میں بلایا۔ ہم 8 افراد پر مشتمل دوست وہاں گئے۔ قریبا 2½ گھنٹہ رہے۔ اسلام اور یہودیوں کے مذہب میں جو چیزیں مشترک ہیں ان کے بارے میں زیادہ تر گفتگو رہی۔

5۔ 29 ستمبر کو ہم نے Open House کیا جس کا مطلب تھا کہ مسجد بیت الرحمٰن سب کے لئے کھلی اور جو لوگ ہماری مسجد میں تشریف لائیں اور مسجد دیکھیں گے ان کے ساتھ سوال و جواب کی مجلس بھی ہوگی۔ اس غرض کے لئے بھی ایک بڑا بینر بنوا کر باہر لگایا گیا اور لوگوں کو دعوت دی گئی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے 45 غیر مسلم اس پروگرام میں شامل ہوئے سب سے پہلے انہیں کھانا پیش کیا گیا پھر مسجد دکھائی گئی اور نمائش میں مختلف زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم اور دیگر معلومات بہم پہنچائی گئیں۔

اس کے بعد ان کے ساتھ سوال و جواب کی مجلس ہوئی جو بہت دلچسپ رہی۔ اس میں 5 عرب بھی شامل ہوئے تھے۔

6۔ ایک نائیجیرین مسلمان فیملی کے ساتھ رابطہ ہوا تھا۔ انہوں نے خاکسار کو اپنے بچہ کے عقیقہ کی تقریب میں بلایا تھا۔ خاکسار ایک اور دوست مکرم امجد چوہدری صاحب کے ساتھ ان کے گھر گیا۔ وہاں پر 15 اور نائیجیرین دوست تھے۔ ان میں سے کچھ تو احمدیت سے واقف تھے ان کے ساتھ ایک گھنٹہ تک احمدیت کے بارے میں اور دوسرے مسلمانوں کے ساتھ اختلافات کے بارے میں اور مسیح کی آمد ثانی کے بارے میں گفتگو ہوئی۔ ان سب کو مسجد بیت الرحمٰن آنے کی دعوت دی گئی چنانچہ ان میں سے 9 احباب مسجد میں تشریف لائے اور ان کے ساتھ احمدیت پر مزید گفتگو ہوئی لٹریچر بھی ساتھ لے کر گئے۔

7۔ یہاں پر دیگر مذہبی تنظیمیں خصوصاً عیسائی تنظیمیں مل کر کچھ رفاہی کام کرتی ہیں اس میں مختلف مذاہب کے لیڈر اور ان کے ممبرز شامل ہوتے ہیں۔ اس میں ایک پادری کے ذریعہ ہمیں بھی شامل ہونے کا دعوت نامہ ملا۔ خاکسار جماعت کے 5 دوستوں کے ساتھ اس میں شامل ہوا۔ یہاں پر قریباً 1200 (بارہ سو) کی حاضری تھی۔ وہاں پر لوگوں سے ملاقات اور جماعت کا تعارف کرانے کا موقع ملا۔ الحمد للہ۔

8۔ ایسٹ افریقہ کی ایک فیملی سے رابطہ ہوا۔ یہ یوگنڈا سے تھے پھر خاکسار ان کے ساتھ مسلسل فون پر رابطہ رکھا۔ ان سے درخواست کی گئی کہ وہ اپنے ملک کے دیگر باشندوں کو جو ادھر رہتے ہیں کو ہماری طرف سے مسجد بیت الرحمٰن میں ڈنر کی دعوت دیں۔ چنانچہ ایک دن مقرر کر کے سب کی دعوت کی گئی۔ الحمد للہ 17 لوگ شامل ہوئے۔ کھانے کے بعد سوال و جواب کی مجلس لگی۔ اس سے قبل انہوں نے مسجد بیت الرحمٰن میں نمائش بھی دیکھی۔ نمائش کے دوران بھی مسیح کی آمد ثانی اور دیگر موضوعات پر گفتگو ہوئی۔

9۔ ایک عیسائی پادری جو مسجد سے 11 میل دور ایک چرچ St. Philip's Episcopal Parish کے پادری ہیں، سے بھی رابطہ ہوا۔ خاکسار نے انہیں مسجد آنے کی دعوت دی ان کے ساتھ 1½ گھنٹہ تک اسلامی تعلیمات کے بارے میں تبادلہ خیالات ہوتا رہا۔ پادریوں سے گفتگو کرنے پر یہ بھی تاثر ملتا ہے کہ اسلام کے بارے میں یا تو ان کو کچھ بھی علم نہیں ہے اگر ہے تو بہت سطحی قسم کا۔ یا پھر جو کچھ انہوں نے بھی سن رکھا ہے اور وہ بھی ایسا جس سے یہ اسلام کے منفی پہلو ظاہر کرتے ہیں۔

10۔ ایک چرچ کے پادری جو کہ ہمارے ہمسایہ میں ہیں ایک دن مسجد تشریف لائے۔ اس وقت ہماری نماز ظہر کا وقت تھا، انہوں نے مسجد کے حصہ میں بیٹھ کر نماز دیکھی کہ کس طرح پڑھتے ہیں۔

پھر دفتر میں تشریف لائے اور گفتگو کا آغاز ہوا۔ اس سے پہلے بھی وہ کئی مرتبہ آچکے ہیں۔ لیکن آج ان کا سوال تھا کہ ’’آپ نماز میں کیا پڑھتے ہیں؟‘‘ خاکسار نے نماز کا چارٹ انہیں دکھایا جس میں مکمل نماز باتصویر عربی اور انگریزی ترجمہ کے ساتھ تھی دکھائی۔ انہوں نے بغور اسے پڑھا اور پھر کہنے لگے کہ کیا میں یہ چارٹ اپنے گھر لے جا سکتا ہوں۔ انہوں نے یہ چارٹ اب اپنے گھر لٹکایا ہوا ہے۔

11۔ یونائیٹڈ پلگرم چرچ کے پادری کی آنر میں ان کے چرچ نے ایک دعوت کی ہوئی تھی جس میں خاکسار بھی مدعو تھا۔ چنانچہ خاکسار مکرم مختار احمد چیمہ صاحب، مکرم ظفر سرور صاحب، مکرم ارشاد ملہی صاحب کے ساتھ ان کی تقریب میں شامل ہوئے۔ تقریب کے بعد چرچ کے لوگوں کے ساتھ تعارف اور سوال و جواب کا موقع ملا۔

12۔ بالٹی مور کے ایک بہت بڑے چرچ میں رفاہی کام کرنے والی 2 آرگنائزیشنز کی میٹنگ تھی جس میں لیفٹیننٹ گورنر آف میری لینڈ بھی شامل تھیں۔ اس میٹنگ میں شرکت کے لئے خاکسار کو بھی دعوت نامہ ملا تھا اور پروگرام میں خاکسار کا نام بھی تھا کہ Opening Prayer کرنی ہے۔

خاکسار نے دعا کرنے سے پہلے 5 منٹ تک انسانیت کے احترام اور انسانیت کی خدمت کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ اس مختصر تقریر کے بعد ہال میں خوب تالیاں بجائی گئیں۔ خاکسار کے ساتھ جماعت کے 4 افراد بھی شامل ہوئے تھے۔ اس موقعہ پر ایک محتاط اندازے کے مطابق 3500 سے زائد حاضری تھی۔ ہم خود تو اتنے لوگوں کو بلا نہ سکتے تھے مگر ہمارے مولیٰ نے خود انتظام کر دیا اور پیغام حق پہنچانے کا موقع پیدا کر دیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

اس موقعہ پر سٹیٹ آف میری لینڈ کی اہم شخصیات اور مذہبی لیڈروں سے تعارف کا موقع بھی ملا۔

13۔ ورجینیا سے ایک یہودی ملنے آیا۔ وہ ایک کتاب لکھ رہا تھا اس نے جو سوالات کئے اور اسلامی نظریہ معلوم کرنا چاہا تو ان کے جواب حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی 2 کتابوں میں تفصیل کے ساتھ درج تھے۔ یعنی

1.Revelation, Rationality, Knowledge and Truth

2.Islam Response to Contemporary Issues.

جب انہیں حضور انور کی دونوں کتب سے یہ جوابات دکھائے گئے تو لینے کی خواہش کا اظہار کیا کہ میں ان سے استفادہ کرنا چاہتا ہوں۔ چنانچہ وہ کتب لے کر گیا۔

14۔ سیرالیون مغربی افریقہ کے سفیر امریکہ میں Hon.John Leigh اپنا وقت پورا کر چکے ہیں۔ اس وجہ سے سیرالیون کے سفارتخانے نے ان کی آنر میں ایک عشائیہ دیا اس عشائیہ میں ہمیں بھی بلایا گیا تھا۔ چنانچہ خاکسار مکرم ظہیر احمد باجوہ صاحب اور میاں اسماعیل وسیم کو ساتھ لے کر ان کی اس تقریب میں شامل ہوا۔ اس موقعہ پر سینٹ کے ممبران، مغربی اور مشرقی افریقہ کے ممالک کے سفراء کرام اور دیگر اہم شخصیات سے تعارف کا موقع ملا۔ تقریب میں خاکسار کو بھی کچھ کہنے کا موقع ملا۔ اس موقعہ پر جماعت کی طرف سے انہیں تحفہ بھی پیش کیا گیا۔

(باقی آئندہ بدھ ان شاء اللہ)

☆...☆...☆

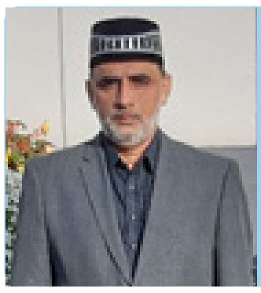

رپورٹ: لئیق احمد مشتاق مبلغ سلسلہ سُرینام، جنوبی امریکہ

جماعت احمدیہ سُرینام کی مساعی اور خاص اعزاز

سُرینام دنیا کے ان خوش نصیب ممالک میں سے ایک ہے جہاں مذہبی رواداری اور مذہبی ہم آہنگی موجود اور قائم و دائم ہے۔مختلف رنگ، نسل، مذاہب اور عقائد سے تعلق رکھنے والے لوگ کھلے دل کے ساتھ ایک دوسری کی خوشی غمی اور دکھ درد میں شریک ہوتے ہیں۔یورپی ممالک کے زیر قبضہ اس زمین پر دنیا کے مختلف خطوں سے انسان غلام بنا کر لائے گئے، اور 1650ء سے 1863ء تک انتہائی نامساعد حالات میں ہر قسم کی سختی اور تشدد برداشت کرتے ہوئے انہوں نے اپنی زندگی کے دن پورے کئے، اور آج ان کی نسلیں ان کی قربانیوں کا پھل کھا رہی ہیں۔پاراماریبو شہر کے قدیم حصے میں 15اکتوبر 1965ء کو ایک خاتون کا مجسمہ نصب کیا گیا جو پانچ بچوں کو اپنی بانہوں میں سمیٹے ہوئے ہے۔اس مجسمے کو ''ماما سرانان'' (Mama Sranan) کہا جاتا ہے، اور پانچ بچے: ''کریول، انڈین، جاوانیز، چائینیز اور امیرا یڈین'' نسل کی نمائندگی کرتے ہیں۔ سرینام 1975ء تک ہالینڈ کے تسلط میں رہا اور 25نومبر 1975ء کو ایک آزاد ملک کی حیثیت سے دنیا کے نقشے پر ظاہر ہوا۔اور امسال یہ ملک اپنا پینتالیسواں یوم آزادی منا رہا ہے۔ہر سال یوم آزادی کے موقعہ پر مختلف شعبہ ہائے زندگی میں نمایاں خدمات انجام دینے والے افراد کو صدارتی ایوارڈز سے نوازا جاتا ہے اور امسال خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت سرینام کی تاریخ میں پہلی بار پانچ افراد جماعت کو ان کی مذہبی اور سماجی خدمات کے اعتراف میں صدر جمہوریہ کی طرف سے اعلیٰ سول ایوارڈ سے نوازا گیا ہے۔مورخہ 21نومبر کو آزادی سکوائر میں ایک پر وقار تقریب میں صدر مملکت مسٹر چندریکا پرشاد سنتوکھی (Mr. Chandrikapersad Santokhi) نے دیگر افراد کے ساتھ محترم محمد فاروق جمن بخش صاحب، محترم عبد المطلب محمود صاحب، محترم عبد الرشید جمن بخش صاحب، محترم محمد عثمان علی جان صاحب اور محترم فرید جمن بخش صاحب کو طلائی تمغے اور سرٹیفیکیٹ تقسیم کئے۔ موجودہ عالمی وباء کی وجہ سے محدود تعداد میں لوگوں کو اس تقریب میں شمولیت کی دعوت دی گئی تھی۔یہ تقریب ملکی ٹی وی پر لائیو نشر ہوئی۔یہ پانچوں افراد خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت کے فعال ممبر ہیں، اور گزشتہ کئی دہائیوں سے جماعتی خدمات کے ساتھ ساتھ مختلف سماجی خدمات میں بھی مصروف ہیں۔

سرینام میں عام انتخابات کی تیاری اور انعقاد ہوم منسٹری کرتی ہے، لیکن تمام عمل کی نگرانی اور انتخابات کے نتائج کا اعلان (Independent Electoral Office) کرتا ہے۔سیاسی اور سرکاری دباؤ سے آزاد یہ آئینی ادارہ 1977ء سے قائم ہے، اور اس کے پندرہ اراکین ہیں۔خدا تعالیٰ کے فضل سے صدر جمہوریہ نے اپنی کابینہ، مشیروں اور پارلیمنٹ میں موجود سیاسی جماعتوں کی منظوری کے بعد محترم شمشیر علی صاحب صدر جماعت سرینام کو آئندہ چھ سال کے لئے اس ادارے کا سربراہ مقرر کیا ہے۔سرینام میں آئینی عہدوں پر حلف اٹھانے والے تمام افراد کو یہ سہولت دی گئی ہے کہ وہ ملکی قانون یا اپنے مذہب اور عقیدے کے مطابق حلف اٹھا سکتے ہیں۔اسی لئے عام انتخابات کے بعد اراکین پارلیمنٹ اور حکومتی عہدیداران کے حلف کے موقعہ پر اسمبلی ہال میں آئمہ مساجد، پنڈت اور پادری حلف لیتے نظر آتے ہیں۔اسی سہولت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے خاکسار نے کانفرنس ہال میں ملک کے صدر، نائب صدر اور دیگر حکومتی اراکین کی موجودگی میں محترم شمشیر علی صاحب سے ان کے عہدے کا حلف لیا۔یہ تقریب مختلف ٹی وی چینلز پر براہ راست نشر کی گئی۔

جماعت سرینام ہر سال جلسہ سالانہ کے موقعہ پر نمایاں کارکردگی دکھانے والے طلباء کو اعزازی سرٹیفیکیٹ دیتی ہے، کرونا کی عالمی وبا کی وجہ سے امسال جلسہ سالانہ کا انعقاد ممکن نظر نہیں آرہا۔ اس لئے امسال سکول اور کالج کے امتحانات میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے سات طلباء و طالبات اور ان کے والدین کو مسجد میں مدعو کیا گیا۔تقریب کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔محترم صدر صاحب اور خاکسار نے علم حاصل کرنے کی اہمیت و فضیلت کے حوالے سے حاضرین کے سامنے چند گزارشات پیش کیں، اور طلباء کو دلجمعی کے ساتھ تعلیم حاصل کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ بعد ازاں ان طلباء اور طالبات کو جماعت کی طرف سے اعزازی سرٹیفیکیٹ، نقد انعام اور پھولوں کا گلدستہ پیش کیا گیا۔پروگرام کے آخر پہ حاضرین کی کھانے اور دیگر لوازمات سے تواضع کی گئی۔

قارئین الفضل سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ یہ اعزاز جماعت سرینام کے لئے مبارک فرمائے، اور جماعت کے نفوس و اموال میں برکت ڈالے۔ آمین۔

☆...☆...☆

DAILY LONDON ALFAZL ONLINE

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION Download on the App Store ANDROID APP ON Google play

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

آج کی دعا

اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ، وَنُؤْمِنُ بِكَ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْكَ وَنُثْنِي عَلَيْكَ الْخَيْرَ وَنَشْكُرُكَ وَلَا نَكْفُرُكَ ، وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَفْجُرُكَ، اَللّٰهُمَّ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّيْ وَنَسْجُدُ وَإِلَيْكَ نَسْعٰى وَنَحْفِدُ، وَ نَرْجُوْ رَحْمَتَكَ وَنَخْشٰى عَذَابَكَ، إِنَّ عَذَابَكَ بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ

(تحفۃ الفقہاء باب الصلوۃ الوتر، الدعاء للطبرانی، مراسیل ابوداؤد)

ترجمہ: اے اللہ ہم تجھ سے ہی مدد مانگتے ہیں، اور تجھ سے ہی بخشش طلب کرتے ہیں، اور تجھ پر ہی ایمان لاتے ہیں اور تجھ پر ہی توکل کرتے ہیں، اور تیری ہی تعریف کرتے ہیں اور تیرا شکر ادا کرتے ہیں اور تیری ناشکری نہیں کرتے۔ اور ہم اسے جو تیری نافرمانی کرے الگ کرتے ہیں اور چھوڑتے ہیں۔ اے اللہ! ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں، اور تیرے لئے ہی نماز پڑھتے اور سجدہ کرتے ہیں۔ اور تیری طرف ہی دوڑتے اور خدمت کے لیے حاضر ہوتے ہیں۔ اور تیری رحمت کے امیدوار ہیں اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں، یقیناً تیرا عذاب کافروں کو پہنچنے والا ہے۔

یہ دعائے قنوت ہے۔ نماز عشاء میں پڑھے جانے والی واجب رکعات میں وتر پڑھے جاتے ہیں جو کہ تین رکعات ہوتے ہیں۔ تیسری رکعت میں رکوع کے بعد کھڑے ہوکر یہ دعا پڑھنا مسنون ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس دعا کے متعلق فرماتے ہیں:۔

’’بڑی عجیب اور توحید کی بھری ہوئی دعا ہے ایسے الفاظ توحید کے سوائے اس سید المرسلین سید الموٴحدین صلی اللہ علیہ وسلم کے دوسرے سے ادا نہیں ہوسکتے ہیں اور یہ خاص الٰہی تعلیم ہے ان پاک الفاظ کے بھی قربان اور اس منہ کے بھی قربان جس منہ سے یہ الفاظ نکلے۔‘‘

(تذکرۃ المہدی صفحہ 116)

(مرسلہ: مریم رحمٰن)

حجرِ اسود کی فضیلت

خانہ کعبہ کے جنوب مشرقی کونہ کے پاس ایک سیاہ رنگ کا پتھر ہے۔ جسے حجر اسود کہا جاتا ہے۔ یہ متبرک پتھر غالباً شہاب ثاقب کا ایک ٹکڑا تھا جو کہ مکہ کے قریب ابوقبیس نامی پہاڑ پر گرا۔ تعمیر کعبہ کے وقت حضرت ابراہیمؑ اس مبارک پتھر کو اٹھالائے اور ’’کونے کے پتھر‘‘ کی تمثیل اور عظیم یادگار کے طور پر اسے اس دیوار میں نصب کر دیا۔ خانہ کعبہ کا طواف کرنے والے کو حکم ہے کہ وہ اس مبارک پتھر کو بوسہ دے۔ یہ پتھر شعائر اللہ میں سے ہے۔ اور اللہ کے قادر مطلق ہونے اور صادق الوعد ہونے کی خاص نشانی ہے۔ جس سے پیار ہو اس کی خاص اشیاء بھی پیاری لگتی ہیں۔ یہی فلسفہ حجر اسود کو چومنے کا ہے، ورنہ پتھر اپنی ذات میں نہ کسی کو نقصان پہنچا سکتا ہے نہ نفع۔

ایک روایت کے مطابق یہ پتھر جنت سے لاکر جبرائیل امین علیہ السلام نے حضرت ابراہیمؑ کو دیا جسے آپ نے خانہ کعبہ کے مشرقی رکن (کنارے) پر نصب فرمایا۔ اس پتھر کو حفاظت کے لئے خاص چاندی کے حلقے میں رکھا گیا ہے۔ جس سے اس کی شکل مثل انڈے کے نظر آتی ہے۔ ابتداء میں پتھر صرف ایک ہی ٹکڑا تھا، محض حادثات میں ٹوٹ گیا اور اس کے مختلف سائز کے آٹھ ٹکڑے ہوگئے۔ سب سے بڑا ٹکڑا کھجور کے بقدر ہے۔

حجر اسود کی تاریخ میں سب سے زیادہ افسوس ناک واقعہ قرامطہ کا پیش آیا، قرامطہ نے حجر اسود کو یہاں سے لے جاکر غائب کر دیا اور 22برس یہ پتھر خانہ کعبہ سے غائب رہا۔ پھر 339ھ میں یہ اپنی جگہ واپس لایا گیا۔

(مکہ مکرمہ ماضی و حال کے آئینہ میں۔ص52)

حجر اسود کو سب سے پہلے چاندی کے حلقہ میں حضرت عبداللہ بن زبیرؓ نے رکھوایا تھا۔ اس حلقہ کی آخری مرتبہ ترمیم و اصلاح کا کام شاہ فہد کے دور میں 1422ھ میں انجام پایا۔

حدیث میں ذکر ہے کہ حجر اسود جب نازل ہوا تو سفید رنگ کا تھا جس کو لوگوں کے گناہوں نے سیاہ کر دیا۔

(ترمذی کتاب السجم باب ماجاء فی فضل الحجر الاسود)

اس مبارک پتھر کا آنحضرت ﷺ اور آپ کے پیش رو انبیاء کرامؑ نے بوسہ لیا۔ طواف کرنے والے کے لئے یہ مسنون ہے کہ وہ پتھر کا بوسہ لے یا بھیڑ کے وقت اس کا استلام کرے (یعنی ہاتھ یا لکڑی سے اس کی طرف اشارہ کر کے چومے) اگر اس پر بھی قدرت نہ ہو تو اشارہ کرتے ہوئے طواف کرے۔ حجر اسود کے فضائل کا ذکر احادیث میں موجود ہے جن میں سے بعض کا ذیل میں ذکر ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمروؓ کی روایت ہے کہ میں نے رسول کریمؐ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ رکن (رکن ایمانی) اور مقام (مقام ابراہیم) جنت کے یاقوتوں میں سے دو یاقوت ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے نور کو ختم فرما دیا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ ان کا نور ختم نہ فرماتا تو یہ مشرق ومغرب کے درمیان سب کو روشن کر دیتے۔

(ترمذی کتاب الحج)

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول کریمؐ نے فرمایا بلاشبہ ان دونوں یعنی (حجراسود اور رکن ایمانی) کا چھونا گناہوں کا کفارہ ہے۔

(ترمذی کتاب الحج باب ماجاء فی استلام الرکنین)

☆...☆...☆

طلوع وغروب آفتاب

16 دسمبر 2020ء		طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ		05:30	17:41
مدینہ منورہ	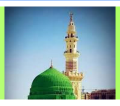	05:35	17:36
قادیان		05:55	17:27
ربوہ		05:34	17:07
اسلام آباد ٹلفورڈ		06:32	15:56